

دُلَكْهَفْتَشْ

مُنْجَدِلَة

بَرْجَانْ

بَلْقَانْ

بَلْقَانْ

بَلْقَانْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كَفٰلٰة

ماہِ رمضان کو

قرآن کریم سے خاص مناسبت

اسے ہمیں کو قرآن مجید کے ساتھ بہت خاصے نسبتے
اور اسکے نسبتے کے وجہ سے قرآن مجید اسکے ہمیں میں ناز
لیا گیا، یہ ہمیں ہر فریض کے خبر و برکت کا جامع ہے، آدمی کو
بھر میں مجموعی طور پر بتتے رہ کریں شامل عوالمیں وہ اسے ہمیں
کے ساتھ اس طرح میں جس طرح سندھ کے مقابلہ میں ایک
نطرہ، اسے ہمیں میں جمعیتے باطنی کا حصول اپرے سال جمعیتے باطنی
کے لئے

کافے ہوتا ہے، اور اس سے بھی انتشار اور پریشانے فاعلیٰ نہیں
نام دنوں بلکہ پورے سال کو اپنے پیٹی میں سے
بھی ہے۔

قابلِ مبارکباد ہیں وہ لوگ
جنے کے پر ہمیشہ راضی ہو کر گبا اور ناکام دشیب
ہیں وہ جو اسے کو ناراضی کر کے ہر قسم کے خروج
برکتے ہے
مودوم ہو گے۔ ۱۱

۱۰ جون ۸۳ء

فی کالی : ایک روپیہ

نرسالاتہ ڈینیٹس روپے

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

The image is a vintage advertisement for Juma Masjid perfume. It features two perfume bottles against a yellow background. On the left, a glass bottle of 'Attar Majmua 96' is shown with its cap removed, revealing a dark liquid inside. The label on the bottle has 'HAMI JUMA' at the top, followed by '96' and 'ECO MAJID'. To the right of the bottle is a large, stylized green calligraphic logo for 'Attar Majmua 96'. On the right side of the image is another glass bottle of 'Attar Naseem', also with its cap removed. The label on this bottle is mostly obscured by a dark, textured overlay. Below this bottle is a large, stylized green calligraphic logo for 'Attar Naseem'. At the very bottom of the page, there is a large, decorative calligraphic text in Urdu/Arabic script.

Premier Advertisers

PREMIER ADVERTISERS

كتب دینیات میں ایک اہم کتاب کا اضافہ

ڈان جیکے کی بیکھڑا یار

انز: سید محمود سن ایڈ وکیٹ بہرائچ
ماہر ۲۳ پاکستان
صفحات ۱۶۸

لانا محمد منظور نعائی صاحبِ مذلا، کے پیشِ لفظ کے ساتھ
بیس جو الفاظ عام فہم نہیں ہیں ان کا انگریزی ہندی میں ترجیح بھی کر دیا گیا ہے۔

کے کے پتے: ۱) مسید محمد حسن میکرو میل لا بُریری بہرا پنج
 ۲) دفتر دینی تعلیمی کونسل - ۹۹، اگر ان روڈ، لکھنؤ
 ۳) مکتبہ المفرقاں - ۳۱، ناٹھاڑوں مغربی، لکھنؤ

"یادِ ایام" تاریخ نگاری

مختصر نویسی کا اعجاز، تاریخ نویسی کا شاہکار
از مولانا حکیم سید محمد الحنفی حسنی

تاریخ گجرات کے تمام پہلوؤں پر جس اختصار لیکن موثر اور موجہ فہانہ انداز میں مولانا
مرحوم نے نظر ڈالی ہے وہ جھرت انگریز ہے۔ گجرات کی ہزار سالہ تاریخ کو اس طرح پیش
کیا ہے کہ کوڑہ بیس دریا سما گیا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا پہلو ہو جس پر گفتگو نہ کل ہو۔
خود روزاں سے پاک لیکن تاریخی ایمیٹ کی معلومات سے بھر پور۔ یہ منتظر کتاب
حقیقت میں ایک رہنماء اور رہبر کی حیثیت رکھتی ہے جس سے تاریخی کام کرنے والے دشمن
حاصل کر سکتے ہیں اس سے تاریخ گجرات پر تحقیق کی گذرا کا، میں ہی روشن نہیں ہوں
ہیں بلکہ ہندوستان کے مختلف علاقوں پر کام کرنے والوں کے لئے ایک اعلیٰ قابل تقدیم
نورانے سانے آگیا ہے — عبارت کی دل کشی بھی ہے اور تاریخ کا ایک وسیع،
محکم، جاندار اور بیعت افراد نسب العین بھی، تاریخ ہند کا ایک خاندار باب اور
تاریخ اسلام کا ایک ذریس ورق۔

تازہ تیسرا ایڈیشن مولانا یسید ابو الحسن علی ندوی مذکور کے مصنف کتاب وکتا کے تواریخ ذکر کردہ اور پرور فریض احمد نظامی صاحب کے یہ شیش قیمت پیش لفظ کے اضافہ کے ساتھ۔

آنٹیٹ کی طباعت دیدہ ذیب کتابت، قیمت صرف سات روپے
بلخ آٹھ روپے ہیگ بذریعہ منی اور ڈر روانہ فرمائکر صارف ڈاک کی رعایت کیا تھے
کتاب رجسٹر ڈبک پیکٹ حاصل کیجئے۔

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام بوست بکس ۱۱۹، ندوه، لکھنؤ

متوکے اصلی نورانی میل کی خاص بھیجاں

- یہ میل پر مینوفلک پروجگٹ لائنس
نمبر 77/18 U18 ضرور دیکھیں
- کیپسول پر
- اگر میل پر مذکورہ لائنس نمبر نہ ہو
اور میل می مارک نہ ہو یا دوسرا مارک نہ ہو تو
ہر گز نہ خریدیں۔

لُورائیٹِ سل

انڈیں کھیکھل کپشی، مسونا تھے بھجن، یوپی

حکایات حکایات

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوہ العلماء لکھنؤ

جلد نمبر ۲۰ مارچ ۱۹۸۳ء ۲۷ ربیعہ المظہم ۱۴۰۳ھ شمارہ نمبر ۱۵

ادارہ نگاری: بیش روپ
فی پرچہ: ایک روپ
بڑوں نکل بیٹی ناک: ۵ روپ
حوالی ناک: ایشانی ناک: ۵ روپ
افریقی ناک: ۵ روپ
بڑوں پر دارکاری: ۱۰ روپ

شمس الحنفی وی

اداریہ

رمضان

شوک و حضور کی سرستی کا زمانہ

مکبوک پیاس سے بے تاب مگر روح آتا کے دھیان میں مت اور شوق و دارفلکی کے کوش دشمنی میں نہیں ہوئی۔ ضیف و ناتوان بندوں کی بھی ادا آتا کے دریاے رحمت میں جوش و طیباً نی پیدا کرتی ہے اور آتا خوش بُر کر فرماتا ہے، تبارے مت کی بوہم کو ملک و عرب سے بھی زیادہ پسند ہے، تباری اطاعت خواری کا صلہ میں اپنے ہاتھوں سے دون گا۔ اس دن جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا تم میرے عرش کے سامنے میں ہو گے، اور میں محمل کے بلکل کے کباب سے خواری صیانت کروں گا۔ میرا حکم ہے کہ پیرے فرشتے ایک رمضان کے لئے کر دوسرے رمضان تک جنت کو تھارے لئے بجاتے اور سورتے رہیں، ہم نے شایطین کو تبدیل کر دیا کہ تھارے اس ذوق و شوق میں خل الاذار نہ ہو سکیں۔

پیرے بھوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو یہ خوبی سنائی کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جنم کے دروازے بند کر دیے بلکہ چاند پیغام سنائے کا بھوکے پیاسے رہتے کا، زبان و دیگر اعضا و جوارج پر کچھ پابندیوں کا نئے فرانشی دا جاتے ہیں اور شایطین کو پایا ہے زیبر کر دیا جاتا ہے۔ کوئی حد ہے اس لطف پر پایاں دکرم بے نیات دا جاتا ہے اس کے لئے اپنے کو اپنے طرف بیٹھنے کا، کھانے پینے، سونے کی کر مطلوب خود طالب کو اپنے طرف بیٹھنے کا، اور جانکرنے کے اوقات کے نئے نظام کا۔ اس پابندی میں بھوک خود ہی سیارا بھی دے رہا ہے درد کہاں کیا ہے مٹی کا پلاٹ اور کہاں وہ پاک دے مثل ذات "لیں کشلہ شیئی" آتا ان سے جست کرتا ہے اور دہ آتا کی جست میں موجود ہو گا مگر پسند کی اجازت نہ ہو گی، بعدک مٹانے کی نفیس موجود ہوں گی مگر کانے کا پارانہ ہو گا۔ غرض یہ اور پریشان نظر آرہے ہیں مگر ان کے دونوں کی تریپ دیکھ سونے کی اوقات کا عالم ہو جائیں کی خدا کے مومن بندوں پر۔ پھر خوشی کس بات کی، شوق و دارفلکی کا یہ عالم کیوں؟ کہ از۔ دنست ذکر و تلاوت اور لطف افطار و محرومیت ان کو کسی اور دنیا میں پہنچا دیا ہے اور وہ بکھر بھول کئے ہیں سو اسے آتا کے حکم کے آغا کی رضا کے دست کش ہو جائیں گے اس کے انعام و رضا کی طلب میں ایسیں ہیں اور ان کے شب و روز آتا کے ساتھ گذر رہے ہیں اور ان کے ہر بن مو سے یہ صدا آرہی ہے اپنے مشوق سنگ ہو رہا۔ ایک دل ایک رنگ ہو رہا خوش ہیں حال ہے فخری کا بہت ذکر و تلاوت کے آب حیات سے تر ہو گی میں، جنم

شعبان المظہم کی ۲۹ یا ۳۰ کی شام کو غروب آفتاب کے ساتھ ساقہ دنیا کے جہاں کے شار نکالیں مغرب کے افق پر سر کوڑ ہو جائیں وہ بڑے شوق کے ساتھ بلال رمضان کی جو جنی میں یہ شوق و تلاش کس بات کی اگر جان نظر آگیا تو ایسیں کیا مل جائے کا، کوئی نعمت باقی آجائے گی، نعمت وہ جس کو دنیا میں یہ شوق و تلاش کی مانع نہ ہو گی اور شرکت کر دیں اپنے سفر کا لازم ہے اور اگر کسی مسافر دیپر سے پلے اپنے دنیوں پر وہ بخوبی اور ساری یاریں میں گئے۔

مکبوک نے مجھ صادق سے پلے اپنے دنیوں کی وجہ سے اپنے دنیوں میں پہنچنے کا اصرار دھانڈا جائے گی اور اب کوئی شخص کی تبریز ساری یاریں میں گئے۔

جن چیزوں سے خدا جیب ہوتی ہے:

کان بنا کیں تو دا دن اپنے بھر کر کرہ کرہ

خوبی

نون امران میں

مولانا محمد سعید احمد بنو افریقی کی رُوداد سفر

محمد حسین قادری

انگریزی سے ترجمہ:

شباب پر ہے۔ سرکاری طور پر ایک ۳۰
اے ایمانی بیال کے برابر ہے جو نیماں
ٹریویت کے کچھ بھی۔ سرکاری مکمل جائے
ایک ساخت۔ اذان اوقات کے اطباء
مختلف ہیں۔ مکالمات شہادت کے بعد میں نے
ایک موقعہ پر کلمات سے کہ،
* میں کو ابھی دیتا ہوں کہ علیٰ
ناشہ بیک میں پیش کیا گیا۔

بنیادی طور پر مقرر ہوئے کے پیغام یہ

تھے:-

۱۔ دونوں فرقوں کے درمیان اتحاد۔

۲۔ شیعہ مدھب کو پابند ہوئی تھی مذہب

تسلیم کرنا۔

۳۔ طالب علموں کو ایران مدد گرانا۔

۴۔ درسے مکلوں میں انقلاب پھیلانا۔

۵۔ امام خمینی کی امت کے درسے

اماموں کی طرح ہوتا رہے۔

۶۔ بھری کلیدی کو سرکاری لائی رہانا۔

۷۔ مہدواد دن منگل ۲ جنوری ۱۹۸۳ء

اس پیغام کے باوجود ہم نے دیکھا کہ

جو کلیدی رہوں کے استعمال میں لارے ہے میں وہ کہا

کا ہے جو ایک حرث ایگر ہی حقیقت ہے۔

کچھ مشاہدے!

مسجد: ہم وکوں نے اپنے گائیں

تمدد بار مساجد کے دکانے جائے کے

درخواست کی، لیکن دہان کوئی اس

مقصد کے حصول میں ماداں بننے کے قابل ہے۔

سینیوں کی شکایتیں: سینیوں کی بارہا

مضبوطی پوچھے۔ ایک مختصر نقش

۲۵ نیصدے ہے جو زیادہ تر ختنی اور رفاقتی

ایک یہ، لوارات شہر خوشان میں

شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ایک الگ شکس

میں امام خمینی کی تصویر بھی ہوتی ہے، اس

کے نام سے پریزرنیں لیا گیا ہے۔

(الف) مسجد: ایران میں یہ

زیادہ اچھی نہیں کیا ہے۔ ایک فرقان، عرب کلاب،

تھا، بلکہ وہ توہان کی مشہور مساجد کے

نام بجا کے بھی تھا۔ جو کہ نامیں پس

کے میان میں ادا کی گئی۔ مسجد سے بہت

اور تعلق میں تکلیف وہ ہوتا کہ پائی

گزار رہتے تھے لیکن اتفاقاً سرکاری کے دن

سے ایسا کوئی مہدوست مالام سے تقدیر

اور خوبصوری میں اس کا مقابلہ کر کر تھا۔

اور وادیہ کے کاس مقبرے سے تعلق جو ایک

مسجد ہے مفاہیہ ہے اسی خاتمے دہ

مشترقاً۔

۶ مہینے کے بعد میں ایسا کوئی

تیام پر ہوئے تھا کہ جو ایسا کوئی

تیام پر ہوئے تھا اسی کوئی

لما بھی نظرم ہو گا، اس عارٹ کا بھی نقش منظور ہو گیا ہے۔ دو سال قبل شیخ الجاشعہ میرزا منوچہر کے ہاتھوں نگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے، خدا کرے جلد اس کی تحریک کی صورت ہو۔

رواق نعمانی مشرقی پاڑو

رواق نمائی میں طلبہ کی کثرت کی وجہ سے سال گذشتہ رواق نمائی دشلی ہوئی۔
شرقی ہازد کی تعمیر کا آغاز کیا گیا تھا، کچھ کمرے تعمیر ہو چکے ہیں جو زیر استعمال ہیں، جن
کے زیر تعمیر ہیں۔

توسيع مسجد دارالعلوم

دارالعلوم ندوہ اعلما کی خوبصورت و عالیشان مسجد ابھی چند سال قبل توسعے کے سے گذر چکی ہے، لیکن اب بھر طلبہ کی تعداد نمازیوں کی کثرت کی وجہ سے عرصے پر دع ہو گئی تھی اس لئے محاب کی سرت مرید توسعہ کا آغاز کیا گیا تھا جس کا ایک تکمیلہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہو چکا ہے، ضرورت کی وجہ سے مرید اضافہ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

دارالعافية (دابتال)

اس وقت دارالعلوم ندوۃ العلماں میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ میٹھا

اوٹھنے والے تین اگلے کوک کوک تھا۔ منت

ریس اور وفات کی عمارت

اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے اسی وقار پر اپنی صورت پریس اور ہیں ہے۔ اسے علاوہ دارالعلوم کے مختلف شعبوں خلاؤ دفاتر، اور مزید رہائشی سہولت کے لئے علیحدہ ایک عمارت بھی عرصہ سے زیر تجویز ہے جس اور مختلف دفاتر کے لئے علیحدہ ایک عمارت بھی عرصہ سے زیر تجویز ہے عمارتیں درکاریں، طلبہ کی نیئی اقامت گاہ رواق "اطہر" کا نگینہ ۲۱ مئی ۱۹۷۸ء کو رکھا گیا تھا تاکہ دارالعلوم کی عمارت صرف تعلیمی اغراض ہی میں استعمال ہو، سائے درجاتیں سرہیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جلے چنانچہ سرہیں جگہ کی تنگی کی وجہ سے جو انتشار کبھی کبھی ہو جاتا ہے وہ ختم ہو جلے چنانچہ عمارت کا نقش بھی منظور ہو گیا ہے اور اس عمارت کی تعمیر بھی ہونا ہے۔

محمد دارالعلوم

میں دشواری پیدا ہو رہی ہے خاص طور سے بیرون طلبہ کے قیام کا کوئی مستقل نظر نہیں
دارالعلوم اور خاص طور پر معہد دارالعلوم میں باوجود دست کے حالت
ہے، سرپرستوں کے قیام کی سہولت بھی موجودہ اقامت گاہوں کی تنگی کی وجہ سے ممکن
محوس ہونے لگی ہے، اسال کثیر طلبہ کو واپس کیا گیا ہے اسی طرح دارالعلوم
نہیں ہو سکی ہے، اس کے پیش نظر چوتھی اقامت گاہ کی تعمیر ضروری ہے۔
بھی بہت سے داخل مخصوص انسانیں مجبور یوں کی بناء پر نہیں کئے جائے کہ یہ صورت حسن
دارالعلوم کر لے باغت فکر سے اور مخصوص جگہ کی تنگی کی وجہ سے شاعت

رہائشی مکانات

حضرات اساتذہ کرام کے رہائشی مکانات کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے چنانچہ یہ مزید افاقہ کا باعث ہیں، علاوہ ازیں عمارتوں اور ضروری تعلیمی سامان کی لئے علم دین کو داپس لرنائیں سیم طلبہ کی بر سی ہوئی دھوار یاں اور ضروری اساتذہ کرام کے رہائشی مکانات کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے چنانچہ یہ مزید افاقہ کا باعث ہیں، علاوہ ازیں عمارتوں اور ضروری تعلیمی سامان کی لئے چار دو منزلہ مکانات کی تعمیر مکمل ہو گئی جو زیر استعمال ہیں، اور مزید مکانات زیر تعمیر ہیں، وجہ سے بہت سے مفید علمی و دینی منصوبے پوری توجہ و کیسوں کے محتاج ہے ضرورت کو دیکھتے ہوئے مزید رہائشی مکانات تعمیر کرنا ہوں گے۔

دار تحفظ القرآن الكريم

دارالعلوم ندوۃ العلما نے جب دارالعلوم میں شہزاد خفظ کا اقتیلہ کیا تھا اسی وقت
یہ ارادہ بھی کر لیا تھا کہ اس شعبے کے لئے اعلیٰ حدہ عمارت ہو گی جس میں تعلیم کے ساتھ رہائشگاہ
و شبدہ حفظ میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد

ھڈکی ڈائئری

جنہوں نے اپنی میری کتاب پر اتنا لکھا: "ایسا اس نے لکھا کہ جو حکومت میں انسان کے ذمہ دوں گوئی تجربہ میں بچکر کے تھا اور انقلابی رئیس کی آزادی سے وہوں کو محروم کر دیتا۔ از ٹلینڈا ایسے ملکوں کا مہذب دیکھنا اپنے چاہتا اور اب حال یہ ہے کہ وہی انگریز ہلکے ڈائریکٹر سے مخفف ہو گئے۔ پہلے فرمائے ہے تھے: میں اس طبقات اور تجربہ کی سادگاہ پر کی اس طبقات پر تباہ ہوں گے ڈائریکٹر میں پر کیوں ہیں" اب کہ کی وجہ خطا تھی: ۱۔ مختلف عناصر کے بازوں کی اس طبقہ اسرائیل اخبار (جس نے یہ ڈائریکٹر کے دعا ایڈیٹر ویڈ کو مستعفی ہونا پڑا) کے بیانات سننے والے اعلان کیا ہے کہ وہ شائع ہوں گے۔ یہ سادہ مسافت ہے اور اگر کہے ہے ہر ایک نے ڈائریکٹر کے حوالے سولہ لیپے پر پیش کر جس کا مقابلہ کرنے والے باتیں نہیں ہو سکتی تھیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ ثابت ہو گیا ہے کہ میری ڈائریکٹر میں یہ ہو گیا تھا تو ہے۔ خدا کہ اس کے قوت آزادی ہلف رہا رہے میں اسکے ساتھ نہ کوئی مدد نہیں کر سکتے وہ ثابت کر دینا، آجھل کے زمانے میں ہے۔ مگر انہوں نے کوئی خالیہ سماں تھا جب انگریز اهلیارملیت کی آزادی کا پولین احتمل کر سکتے ہوئے تو اس کا اظہار کیا اس کو بحالت جواہر میں بنتے رہا جائے، ویسے انگریز و سوتھی ہیں پہنچانے کے حوالے میں برداشتیاں کیے جائے میں پناہ دینے سے ہو یہ بتا کر انگریز سب گناہ عدالت ایک گناہ کو کبھی برداشت نہیں کر سکتا

بھی دوبارہ میری فارسی سے ناد اقیمت
ادر حفاظتی سلسلہ کا پہاڑ بنائی رکروئی
گئی۔ اس سے میرا بختس کا جوش و خروش
مردہ ہو گیا، نصالی کتابوں کے رکھانے
جانے کی درخواست کی بھی نہیں ان مُسْنَی
کر دی گئی، مسیح کی ناز کے ساتھ ساتھ منے
مغرب کی ناز بھی برابر جماعت سے ادا کی،
اکاڈمی کے بلند بانگ دعوؤں کے باوجود
کوئی حادثاتی موقعہ بھی ایسا نہ آیا جس کی
شیئی امام کو امامت کا موقعہ ریا گیا جو، ہم
لوگوں نے تم کا مدرسہ " حاجتیہ" کو بھی
دیکھا جس میں پروری عمالک کے طالب علم
ذریتیں ہیں اور ان میں زیادۃ ترشیح
ہیں، میں ایک ایسے طالب علم سے ملا جس
نے پہاڑ آگر اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ایسے
روگوں کو والپسی کے بعد اپنے ملک میں
ایک سُلْطُن پیش آ جاتا ہے کیوں کہ وہ
مقامی عوام کے ذریعہ قبول نہیں کئے جاتے
ہیں، میں نہیں جانتا کہ اس کا ذمہ دار
کون ہے، کیا یہ اپنے عقیدہ کو درسے
ملکوں میں پہنچانے کا ایک طریقہ تو نہیں
ہے۔

انقلاب بنطاحہ را ایک اسلامی رجحان
رکھتا ہے لیکن صرف پر دیگر نہ ہے اور
دکھاوے کی حد تک ہی محدود ہے اتحاد
کی گفتگو یک طرزِ طور پر کی جاتی ہے۔
کافرنز کے دوران ایک بھی سنی امام
کو سوتھہ نہیں دیا گیا۔ وہ بھروسی کلینٹز کی
بات تو کرتے ہیں مگر اب تک نہیں کیا
کا کلینٹز راستھا میں لا رہے ہیں۔ صحابہ
مخالف رجحان کو بدلتے کی کوئی بھی روش
نہیں کی گئی ہے۔ حضرت سلام، حضرت
ابودزرخ، حضرت یاسر رضا اور حضرت عمار کے
علاوہ دوسرے اصحاب کا وجود ان کے
نزدیک ناقابل قبول ہے۔ وہ امام حسینی کو

علم بن جائے لی ہر اک در پدھ چادر عصمت
ہر اک پیرا ہمِ خونیں بنے گا پر جسم ملت
شہیدوں کا لہو آغوش گیتی میں مچلتا ہے
پھر اک دن لاوا بن کر اس کے بینے سے اُبنتا ہے
یہ ہوتی آئی ہے خونِ شہید ان رنگ لاتا ہے
ہوا ہوتا ہے باطل حق بالآخر غالب آتا ہے